قسط (۱۱)　　　　ادارہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۴ء

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

امام ابن تیمیہؒ کا علمی تفوق اور ہم عصر علماء

تذکرہ ابوالکلامؒ کے اردو اقتباس سے عربی میں خلاصہ

العلماء فی عصر ابن تیمیہ فی الشام ماذکرہ القاضی ابوالبرکات فی بالیتہ

وکان فی عصرہ بالشام یومئذ　　　سبعون مجتهد من کل منتخب

کانوا نقادین و حفاظین و اعاظم النظر و الاجتهاد ما اتی الزمان مثلهم بعدهم کابی الفتح بن سید الناس ' شمس الدین المقدسی' ابوالعلاء انصاری السبکی ' قاضی ابن الزملکانی' سید ابوالمحاسن دمشقی' ابوعبادالله حریری' ابوالعباس ابن نصر الواسطی' حافظ ابوالفداء عماد الدین ' حافظ احمد ابن قدامة مقدسی و اسحق المهدی' امام برهان الدین الفرازی' حافظ صالح الدین بعلبکی' شیخ صفی الدین بغدادی ' ابن شامه دمشقی' قاضی تقی الدین دقوقی' شیخ

عمرو بن الموردی' جمال الدین القصیلی' حافظ برزالی' تقی الدین السبکی' جمال الدین المزی' امام تقی الدین بن دقیق العید' ابوحیان اندلسی ' ابوعبدالله الذهبی وغیر ذلک من الاکابر والعلماء والفحول لاسیما المزی والبرزالی وابن دقیق والذهبی کل واحدٍ منهم امیر المومنین فی الحدیث والجرح والتعدیل ولکن ابن تیمیه قدسبق منهم کافة فی الطریق الفرعیة والتجدید واحیاء الملة ورفع اعلام السنة و اخماد الشرو البدعة وکشف معارف المستورة فی الکتاب والسنة وغوامض سرائر معارف الحکمة والنبوة وانفجار ینا بیع الحکمة من اللسان والجنان والجهاد فی سبیل الله باالسیف والقلم واللسان فاعترفوا معاصریهم.

ع اے تو مجموعہ خوباں بچہ نامت خوانم

ابن تیمیہؒ کی شان میں ذہبیؒ کا نذرانہ عقیدت: کفاک بالذهبی شاهداً الابن تیمه

تقی الدین اضحیٰ بحر علم یجیب السائلین بلاقنوط

احاط بکل علم فیه نفع فقل ماشئت فی البحر المحیط

مارأینا مثله وانه ما رأی مثل نفسه مارایت احداً اعلم بکتاب الله والسنة ولا اتبع لهما منه قال شیخ ابوحیان الاندلسی

قام ابن تیمیه فی نصر شرعتنا مقام سیدتیم اذا مضت مضر

فاظهر الحق اذآ ثاره درست واخمد الشراذطارت له شرر

کنا نحدث عن حبر یجیئی فها انت الامام الذی قدکان ینتظر

حصول مقصد کے لئے سعی جاری رکھنی چاہیے

یابم اوراله یا بم جستجوئی می کنم حاصل آید یا نیآید آرزوئے می کنم

تفسیر عثمانی سورۃ یوسف وغیرہ سے منتخب متفرق اشعار:

- قوم اذا قوبلوا کانو ملائکة حسنا وان قوتلوا کانو عفاریتا
- لاتخف ماصنعت بک الاشواق واشرح هواک فکلنا عشاق
- عنقا شکار کس نشود دام باز چین کانجا همیشه باد بدستت دام را
- این است که خوں خورده ودل برده بسی را بسم الله اگر تاب نظر هست کسے را

امام ابوحنیفہؒ کا پسندیدہ شعر:

قال تلميذ ابی حنيفة خالد الشمس البصری ان فی اكثر الاحيان يحرى علی لسان الامام ارتجالا

كفی حزنا ان لا حيات هنيئة ولا عملا يرضی به الله صالح

غم والم کے لئے باتیں کافی ہیں۔ زندگی ناخوشگوار گزرے۔ خوشنودی حق مطلوب ہونے کے سوا کسی عمل میں مشغول ہو۔

(امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی صفحہ ۱۴۹) (یکم مارچ)

شیخ علائیؒ کی شہادت کے ضمن میں:

فمن شاء فلينظر الی فمنظری نذير الی من ظن ان الهوی سهل

يا ناعی الاسلام قم وانعه قد زال عرف وبدا منكر

انا من اهوی ومن اهوی انا نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنی ابصرته واذا بصرته ابصرتنا

(تذکرہ ابوالکلام آزادؒ)

مزاحمؒ اور ابن معینؒ کا امام احمد بن حنبلؒ کی شان میں نذرانہ عقیدت:

قال المزاحم الخاقانی فی حق سيدنا احمد بن حنبل

لقد صار فی الافاق احمد محنة وامر الوریٰ فيها ليس بمشكل

تریٰ ذا الهویٰ جهلا لاحمد مبغضاً وتعرف ذا التقوی يحب ابن حبنل

قال ابن معين فی حقه كما نقله الخطيب فی التاريخ:

اضحی ابن حنبل محنة مامونة وبحب احمد يعرف المتنسک

واذا رأيت لاحمد متنقصا فاعلم بان ستوره ستهتک

فلسفہ میں عمر کا بسر کرنا: امام رازی نے فلسفہ میں عمر بسر کرنے کے حوالہ سے کہا ہے

لعمری لقد طفت المعاهد كلها وسيرت طرفی بين تلک المعالم

فلم أرا واضعا كف حائر علی ذقن اوقارعامن نادم

ایک دوسری جگہ یوں کہا گیا ہے: نهاية ارباب العقول عقال واكثر سعی العالمين ضلال

ولم نستفدمن بحثنا طول عمرنا سوی ان جمعنا فيه قيل وقالو

تذکرہ آزاد سے منتخب اشعار: تھا جوش وخروش اتفاقی ساقی اب زندہ دلی کہاں باقی ساقی

میخانہ نے رنگ روپ بدلا ایسا میکش میکش رہا نہ ساقی ساقی

عزلت نشینی اور خدا کی ذات میں انہماک

بیگانہ جہاں ہمیں عزلت نے کردیا کچھ کچھ کسی سے ملاقات رہ گئی
شب وصال بہت کم ہے آسمانی سے کہو کہ جوڑ دے کوئی ٹکڑا شب جدائی کا
سودا قمار عشق میں شیرین سے کوہ کن بازی اگرچہ پانہ سکا سر تو کھو سکا

دین کی خاطر شدائد کا برداشت نہ کرنا

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا
دو عالم از اثر شعلہ جمالش سوخت بجز متاع محبت کہ در پناہ من است

جرم زاہد بجز عشق الہٰی کچھ نہیں

خونے نہ کردہ ایم وکسی راہ نہ کشتہ ایم جرم ہمیں کہ عاشق روئے تو گشتہ ایم
بجرم عشق اگر کشتی مرا ممنون احسانم گناہ زاہدے بے چارہ یارب چیست حیرانم

اصحاب اخلاص کا نقش صدق نہیں مٹتا:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے اسفار:

۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء: حضرت والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) شالفین مولوی صاحب (مولانا سید احمد) اور مولانا ابرار شاہ (اساتذہ) کی معیت میں حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتوی کی رہائی کی تہنیت[1] کیلئے تشریف لے گئے۔ **۲۲ مارچ:** آج شام پاکستان میل (ریل گاڑی کا نام) سے والد صاحب براستہ دریا خان نجم المدارس کلاچی کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ میں شیخ الحدیث کی معیت میں سفر لاہور:

۲۶ مارچ: حضرت قبلہ والد صاحب شام ۷ بجے چناب ایکسپریس سے جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ بندہ بھی ساتھ ہے۔ صبح سوا آٹھ بجے لاہور پہنچے' جہاں جامعہ کے طلباء اور دیگر احباب و متعلقین استقبال کے موجود تھے۔ ۱۰ بجے حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع مولانا بہاء الحق قاسمی اور حضرت مولانا خیر محمد مہتمم خیر المدارس ملتان سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوئیں احقر نے شاہی مسجد علامہ اقبال کے مرمریں روضہ کی زیارت کی سرسکندر حیات مرحوم کی قبر اکبری قلعے

---

[1] قادیانی تحریک کے دوران گرفتاری سے رہائی۔

کے پرانے یادگار لارنس باغ' چڑیا گھر' مال روڈ' انارکلی' شملہ پہاڑیاں بھی دیکھیں۔ظہر کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے ''ضرورتِ حدیث'' کے موضوع پر تقریر کی۔عصر کے وقت مولوی حبیب اللہ کے مکان پر گئے' شام کا کھانا مولانا محمد ادریس اور دیگر علماء کے ہمراہ کھایا' عشاء کے بعد حضرت قبلہ والد صاحب نے سوا گھنٹہ ''حجیت حدیث'' پر ایمان افروز تقریر کی اس کے بعد علامہ ادریس صاحب نے تضمین براشعار اقبال کی تشریح بیان کی۔رات ۱۲ بجے جلسہ برخاست ہوا اگلی صبح حبیب اللہ صاحب کے ہاں دعوت پر گئے اس کے بعد علامہ مطیع الحق دیوبندی مہتمم فیض العلوم فیض باغ کے ہاں بھی چائے کی دعوت پر حاضری ہوئی۔اس کے بعد جلسہ گاہ گئے جہاں والد صاحب کی صدارت میں نشست کا انعقاد ہوا۔جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ ''تعلیم کتاب وسنت'' کے موضوع پر تقریر فرمائی' اس کے بعد مفتی محمد حسن کے فرزند مولوی عبیداللہ نے روئیداد مدرسہ سنایا۔علامہ خیر محمد جالندھری کے دست مبارک سے تقسیم اسناد کیا گیا۔اوراس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ظہر کے بعد مفتی محمد حسن صاحب اور علامہ محمد ادریس صاحب سے رخصت لی' پھر مولانا رسول خان دیوبندی جو والد صاحب کے استاد ہیں' ان سے ملاقات کیلئے گئے' پھر صوفی صاحب اکوڑوی کے ہاں دعوت چائے پر جانا ہوا۔شاہی مسجد کے خطیب مولانا عزیز الحق سے بھی ملاقات کی۔شاہی مسجد میں منسوب جبہ نبوی ﷺ دستار مبارک وغیرہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔رات کا کھانا شام کو علامہ حامد میاں بن علامہ محمد میاں دہلی ناظم جمعیت العلماء ہند کے ہاں کھایا۔ ۷ بجے واپسی کیلئے سٹیشن روانہ ہوئے۔جہاں بہت سارے احباب صوفی صاحب کے ہمراہ الوداع کے لئے موجود تھے۔رات ۱۰ بجے پاکستان میل کے ذریعہ لاہور سے واپس روانہ ہوئے۔اس سفر میں جن علماء واکابرین سے ملاقاتیں ہوئیں' انکے اسماء یہ ہیں: علامہ مفتی محمد حسن' علامہ محمد ادریس' علامہ محمد شفیع کراچی' علامہ خیر محمد ملتان' علامہ بہاء الحق قاسمی لاہور' مولانا خالد محمود' علامہ مطیع الحق دیوبندی' مفتی جمیل احمد تھانوی' علامہ شہاب الدین تلمیذ شیخ الہند' مولانا نجم الحسن' مدیر انوار العلوم' حافظ محمد مالک کاندھلوی کراچی' مولانا حامد میاں الحاج گل محمد صاحب خطیب مسجد نیلا گنبد اور قاری عبیداللہ صاحب۔

<u>۳راپریل:</u> والد صاحب چشتی تشریف لے گئے۔

<u>۳۰راپریل:</u> والد صاحب جامعہ عثمانیہ راولپنڈی کے جلسہ میں شرکت کے جہاں بعداز جمعہ جلسہ کی صدارت فرمائی۔

<u>۲۶رجون:</u> بروز ہفتہ حضرت والد صاحب نے بعداز صلوۃ فجر (حقانیہ کی مسجد قدیم میں) ترجمہ وتفسیر قرآن کا درس شروع کیا۔

خاندانی' علاقائی' ملکی اور بین الاقوامی احوال وواقعات:

<u>۵رجنوری:</u> سیف الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن[1] کے ہاں لڑکے کی ولادت۔

☆ اسیران سرحد (خان عبدالغفار خان وغیرہ) کی رہائی کا اعلان۔

---

[1] شیخ الحدیثؒ کے چچا

۲۲رجنوری : کراچی کے قریب جھمپیر میں ریل گاڑی کی پیٹرول ڈبے کے ساتھ ٹکر ہوئی جس کے نتیجہ میں گاڑی میں شدید آگ لگ گئی۔ ۲۰۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔

۱۰رفروری : اینٹی قادیان تحریک کے چار گرفتار افراد کی رہائی عمل میں آئی۔ مولانا ابوالحسنات صاحب، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا لال حسین اختر، مسٹر مظفر الدین صاحب۔ ۱۷رفروری : سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تاج الدین انصاری رہا کئے گئے۔ ۲۲رفروری : امین احسن اصلاحی اور میاں طفیل احمد جماعت اسلامی رہا ہو گئے۔

۲۵رفروری : مصر کے جنرل نجیب آمرانہ اختیارات حاصل کرنے کے الزام میں نظر بند کئے گئے۔ موصوف نے تین روز قبل استعفیٰ دیا تھا۔ مصر میں حالات نازک صورتحال اختیار کر گئے۔

☆ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دینے پر رضامند ہو گیا۔ ۲۷رفروری : جنرل محمد نجیب کو دوبارہ مصر کا صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۱رمارچ : جمعیۃ الطلبہ جامعہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

۱۲رمارچ : شاہ عراق فیصل ثانی اور ولی عہد عبداللہ بغداد سے کراچی پہنچ گئے۔

☆ مشرقی بنگال میں انتخابات ختم ہوئے۔

۱۶رمارچ : مولانا مسعود عالم ندوی رکن جماعت اسلامی و ناظم دار العروبہ پیر الٰہی و بخش کالونی کراچی ساڑھے نو بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ☆ حضرت بادشاہ گل صاحب اکوڑہ خٹک بنگال اور ہندوستان کے سفر سے واپس ہوئے۔

۱۷رمارچ : شاہ عراق نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عراق اور پاکستان کے عوام صدیوں سے رشتہ اخوت و مؤدت میں منسلک ہیں اور یہی رشتہ اتحاد ان کا طرہ امتیاز ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ ہم اسلام کے بہادر فرزندوں کے جھرمٹ میں موجود ہیں۔ ہمیں انتہائی خوشی ہوئی کہ ہم اپنے بہادر اور جانباز مسلم بھائیوں کے وطن عزیز میں آئے آئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں اس اتحاد و یگانگت پر شاندار نتائج مرتب ہوں گے۔ شاہ عراق اپنے دورے میں پشاور کوئٹہ راولپنڈی اور لاہور بھی گئے۔ ۲۵رمارچ : اکوڑہ کے شیخ عبدالعزیز کے لڑکوں کی شادی ہوئی۔

احوال وکوائف دار العلوم حقانیہ:

۹رجنوری : دار العلوم کے شش ماہی امتحانات شروع ہوئے۔

۶رفروری : مولانا محمد ظہور الحق (ساکن دامان چھچھ) فاضل حقانیہ کا جامعہ اشرفیہ لاہور میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا۔

۱۳رفروری : شمائل ترمذی شریف کی افتتاح مولانا عبدالغفور صاحب نے کی۔

۳رمارچ : جمعیۃ الطلبہ کا سالانہ جلسہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں والد ماجد حضرت مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحب، مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔ رات ۳ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ۲۵رمارچ : دار العلوم کے رکن حاجی عبدالصمد کی لڑکی کا نکاح ہوا۔ ۳راپریل : تعلیم

القرآن سکول کے دینیات کا سالانہ امتحان ہوا۔ ۱۷/اپریل: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات شروع ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ دستار بندی اور نئی تعمیر برلب سڑک کا سنگ بنیاد:

۱۸/اپریل: جلسہ کا انعقاد ۳ بجے ظہر کو ہوا' پہلی نشست کی صدارت کے لئے حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی کا اعلان ہوا تھا مگر انہیں ظالم و جابر حکومت نے اکوڑہ سے واپس کر دیا۔ جس کی وجہ سے مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے صدارت فرمائی' پھر قبلہ والد نے روئیداد مدرسہ سنایا' اس کے بعد ۱۱ فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ بعد از نماز عصر والد صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس تقریب میں صوبہ سرحد اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام موجود تھے' جن میں بعض کے نام یہ ہیں مولانا عبدالحنان ہزاروی' مولانا بہاء الحق قاسمی' مفتی محمد نعیم لدھیانوی' حضرت بادشاہ گل صاحب' قاری محمد امین صاحب' خان اعلیٰ محمد زمان خان وغیرہم۔ جلسہ کی دوسری نشست رات کو میاں مسرت شاہ کاکاخیل صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تقریباً ۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ تیسری نشست قاضی امین الحق صاحب اکوڑہ خٹک کی صدارت میں ہوئی' جس میں مولانا لطف اللہ جہانگیروی' مولانا مصلح الدین صاحب حق مردانی' مولانا عبدالحنان ہزاروی' حافظ اللہ دوسایا ڈیرہ غازی خان مفتی عبدالقیوم پوپلزئی' اور مولانا گل بادشاہ صدر جمعیۃ العلماء سرحد نے خطاب فرمایا۔ ۲۳/اپریل: نماز جمعہ کے بعد دارالعلوم میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں گردونواح کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

حقانیہ میں مدینہ کی خوشبو: ۲۴/اپریل: مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری اور مولانا عبداللہ درخواستی بہاولپور دارالعلوم حقانیہ (مسجد قدیم) تشریف لائے' مدرسہ اور کتب خانہ کا معائنہ کیا۔ بعد میں دارالعلوم کی نئی اراضی برلب سڑک دیکھنے گئے۔ اور برکت کے لئے ان سے بھی سنگ بنیاد رکھوایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں مجھے مدینہ منورہ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ سامنے کے پہاڑ بھی مدینہ کے پہاڑ کے مشابہ ہیں۔

۱۲/جون: دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کے داخلے شروع ہوئے۔

مولانا سمیع الحق کی ذاتی تعلیمی مصروفیات

۱۸/جنوری: میرزا قطبی بندہ نے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سواتی سے شروع کی۔

۲۲/جنوری: مطول مولانا مفتی یوسف کے ہاں ختم ہوئی۔ ۲۴/جنوری: سبعہ معلقہ مفتی محمد یوسف صاحب کے ہاں سے شروع کی۔

۲۵/جنوری: کلام الملوک[1] مفتی محمد یوسف کے ہاں سے شروع کی۔

---

[1] حضرت تھانوی کے حکم اور نگرانی میں مرتب کردہ صحابہ کرامؓ ازواج مطہرات وغیرہ کے عربی منظوم اشعار کا مجموعہ کلام الملوک۔